© rasailojaraid.com

سوال: ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ علم کلام کی تعلیم کے قائل تھے یا کہ نہیں وضاحت اچھی طرح کریں
(پروفیسر محمد امین درانی، پشاور)

جواب: امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی سنہ ۱۵۰ھ اپنی ابتدائی تحصیل علم میں علم کلام کی طرف زیادہ مائل تھے صحابہ رضی اللہ عنہم کے آخر زمانہ میں نئے نئے فرقے پیدا ہوچکے تھے۔ معبد جہنی نے جو صحابہ کا صحبت یافتہ تھا مسئلہ قدر کو چھیڑا واصل بن عطاء نے جو علوم عربیہ و علم کلام کا بہت بڑا عالم اور امام حسن بصری (رحمۃ اللہ علیہ) کا شاگرد تھا اعتزال کی بنیاد قائم کی، جہم بن صفوان فرقہ جہمیہ کا بانی ہوا۔ اور خارجیوں کے متعدد فرقے پیدا ہوچکے تھے امام صاحب کے زمانہ میں ان مسائل کے جا بجا چرچے تھے اور ہر جگہ بحث و مناظرہ کا بازار گرم تھا، امام صاحب کو بھی ان کی ردوقدح کی طرف التفات ہوا لیکن یہ شغل تھوڑے زمانہ تک رہا بالآخر امام صاحب فقہ کے مہمات میں مصروف ہوگئے اسی لیے ان مباحث کا آج پتہ نہیں چلتا تاہم چند مسائل جن کے امام صاحب قائل تھے مثلاً

۱ اعمال جزو ایمان نہیں
۲ ایمان اور عمل جداگانہ چیزیں ہیں
۳ ایمان کم اور زیادہ نہیں ہوتا۔
۴ متعلق ایمان میں سب برابر ہیں۔
۵ امام صاحب اہل قبلہ کی تکفیر نہیں کرتے تھے۔

اس دور میں تفرقہ بازی کا زور تھا امام صاحب فرماتے تھے۔ لا نکفر احدا من اہل القبلۃ اہل قبلہ میں سے ہم کسی کو کافر نہیں سمجھتے۔ اس وقت تو اس صدا پر چنداں توجہ نہیں ہوئی لیکن زمانہ جس قدر ترقی کرتا گیا اس جملہ کی قدر بڑھتی گئی یہاں تک کہ وہ علم کلام کا ایک بیش بہا اصول بن گیا اگرچہ افسوس کہ اس پر عمل کم کیا گیا اور تکفیر کے غلغلے اب بھی پست نہ ہوئے امام صاحب نے علم عقائد و کلام پر کتابیں بھی لکھی ہیں مثلاً علامہ مصطفیٰ بن عبداللہ المعروف حاجی خلیفہ کاتب چلپی (المتوفی سنہ ۱۰۶۷ھ) رقمطراز ہیں کہ امام صاحب کی کتاب الفقہ الاکبر علم کلام کے بارے میں تصنیف ہے۔ (کشف الظنون ص ۱۲۸۷ ج ۲)۔

© rasailojaraid.com